مشرقی پاکستان کے صوفیائے کرام

بزرگانِ سلہٹ

وقار راشدی ایم۔اے

تاریخ شاہد ہے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے دین کی تبلیغ اور اسلامی تعلیمات کی اشاعت میں سب سے زیادہ حصہ صوفیائے عظام اور اولیائے کبار کا رہا ہے۔ اللہ کے یہ نیک و برگزیدہ بندے عرب، چین اور دنیا کے مختلف گوشوں سے برصغیر پاک و ہند میں تشریف لائے اور اپنے فیوض و برکات، کمال و کرامات، علوم و فنون، اخلاق و اخلاص سے چپے چپے میں اسلام کا پرچم بلند کیا۔ انہیں بزرگانِ دین کا فیضان و احسان ہے کہ آج مملکت پاکستان کا مشرقی حصہ بھی اسلامی تہذیب و تمدن کا گہوارہ اور دین و ثقافت کی آماجگاہ ہے۔ زیرِ نظر مضمون میں بعض اُن اہلِ تصوّف اور مقتدائے دین کے حالات پیش کئے جاتے ہیں جو اپنی اپنی ذاتِ برکات سے منبعِ فیض، مرجعِ انوار، متبعینِ شریعت و طریقت، عرفانِ اسرار و رموز تھے۔ جنہوں نے اپنے زاویۂ فکر و نظر، دائرۂ ریاض و عمل کے مطابق رشد و ہدایت اور وعظ و نصیحت سے سرزمینِ سلہٹ میں مشعلیں روشن کیں ؎

کافرستان تھا سلہٹ، درو دیوار سے پوچھ
کون آیا تھا یہاں، کس کی اذانیں گونجیں

سلہٹ تخلیقِ پاکستان سے قبل صوبۂ آسام کا دارالخلافہ تھا۔ ۱۹۴۷ء میں اسے

مشرقی پاکستان کا ایک حصہ قرار دیا گیا ۔ سلہٹ کی حسین وادیوں اور دلفریب
میں جس عظیم المرتبت شخصیت نے سب سے پہلے چراغِ توحید روشن کیا وہ
نامی حضرت شاہ جلال یمنی سلہٹی المجردؒ کا ہے ۔ آپ کے ساتھ مشائخ عظام وا
کا ایک کارواں آیا ، پھر چراغ سے چراغ جلتے رہے ۔ آپ کے بے شمار معتقدین
تھے ۔ آج سلہٹ کے کونے کونے میں حضرت شاہ جلالؒ ہی کی بدولت مسجدیں
دلِ مسلمان شاد ہیں ۔

حضرت شاہ کمال الدین کی ولادت باسعادت عرب کی سرزمین یمن میں
جب آپ علمِ معرفت سے بہرہ ور ہوئے اور سراغِ حیات پایا تو اپنی زندگی کو
خلق ، عبادتِ حق کے لئے وقف کر دیا ۔ ۳۸۵ھ میں اپنے وطن یمن کو خیرباد کہا
کی راہ لی ۔ آپ کی رفیقۂ حیات اور نو پرستارانِ توحید آپ کے ہم سفر تھے
حضرات صوفی اور درویش تھے ۔ آپ نے اپنے والد ماجد کے حسبِ ہدایت
میں قیام فرمایا ۔ حضرت شاہ کمال کے ہمراہ جو جان نثارانِ حق سلہٹ آئے تھے
(۱) شاہ شمس الدین (۲) شاہ بہاء الدین نے داؤدپور ، (۳) شاہ تاج الدین نے
(۴) شاہ جلال الدین نے خوجکی پور ، (۵) شاہ رکن الدین نے قدرہاٹی ، (۶) شاہ
نے بہادیشور ، (۷) کالا مانک نے منی ہارا (۸) شاہ کالو نے چاند بھوانک اور (۹)
شمس الدین نے آٹھ گھر میں سکونت اختیار کی اور اپنے اپنے علاقوں میں علم
کے گوہر لٹائے ۔

جب حضرت شاہ کمالؒ سلہٹ تشریف لائے تو سب سے پہلے حضرت
جلال سلہٹی کی خدمتِ اقدس میں حاضری دی اور آپ سے بیعت کی ۔ حضرت شا
کے والد مکرم حضرت شاہ برہان الدین حضرت جلالؒ کے حلقۂ ارادت میں شامل
موصوف بڑے پایہ کے صاحب دین تھے ۔ فقہ و حدیث پر عبور رکھتے تھے ۔ آپ کا
پُر انوار کورنگا جوڑا نامی مقام پر واقع ہے ۔ حضرت شاہ جلالؒ نے حضرت شاہ
کے لائق فرزند کو مائل بہ حق و صداقت دیکھ کر حوصلہ افزائی کی ان کو اپنی خاص تر

میں رکھا۔ جب وہ دینی علوم سے آراستہ، حقیقت و معرفت کے اسرار و رموز سے باخبر ہوئے تو آپ نے انہیں اللہ کے لئے کام کرنے کی غرض سے شاہ پاڑہ نامی ایک علاقے میں بھیجا۔ حضرت شاہ جلالؒ نے حضرت شاہ کمالؒ کے ذمے جو فرائض عائد کئے تھے انہیں آپ نے نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے۔ ریاضت و عبادت کے علاوہ جو وقت ملتا اسے درس و تدریس اور خدمتِ خلق میں صرف کرتے۔ شاہ پاڑہ میں آپ کی خانقاہ منبعِ معرفت تھی۔ اس علاقے میں کفر و الحاد کی تاریکی آپ کی ذاتی کوششوں سے دور ہوئی۔ آج آپ ہی کی بدولت وہاں کے گلی کوچوں میں اسلام کے پیرو کافی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ حضرت شاہ کمالؒ کے ارادت مندوں اور مریدوں کی تعداد کم نہ تھی، لیکن ان میں دو مریدوں کو خاص مرتبہ حاصل ہوا۔ ان حضرات نے آپ کے کاموں کو آگے بڑھایا، دینِ الٰہی کو پھیلایا۔ شاہ کمالؒ کا خاندان کمال یا قریشی کے نام سے مشہور ہوا۔

حضرت شاہ کمال کے عزیزوں میں آپ کے بھانجے حضرت سید شمس الدینؒ نے تصوف و عرفان میں شہرت حاصل کی۔ آپ کو شاہ تاج الدین کے لقب سے بھی پکارا جاتا تھا۔ آپ شاہ جلالؒ کے ایک مرید حضرت سید علاؤ الدین کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کا مزارِ مبارک اتواجن پرگنہ سید پور میں زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔

حضرت سید نصیر الدینؒ شہر بغداد کے سید گھرانے کے چشم و چراغ تھے۔ پہلے آپ بغداد سے متحدہ ہندوستان میں تشریف لائے تھے۔ دلی کے بادشاہ فیروز شاہ کے دربار سے وابستہ ہوئے۔ بادشاہ آپ کا بڑا احترام کرتا تھا، دلی عقیدت رکھتا تھا۔ لیکن دنیاوی وجاہت، شاہی جاہ و حشمت آپ کو ایک نظر نہ بھائی۔ آپ شاہی دربار کو خیرباد کہہ کر جادۂ معرفت و منزلِ عاقبت کی طرف گامزن ہوئے۔ سلہٹ میں آپ کے ورودِ مسعود کے وقت وہاں حضرت شاہ جلالؒ کے جاہ و جلال کا طوطی بول رہا تھا۔ آپ ان کے حلقۂ ارادت میں شامل ہوگئے۔ ایک سعادت مند شاگرد کی طرح اسرارِ حقیقت سے آشنا ہوئے۔ آپ کی خانقاہ پیر محلہ میں تھی۔ بعض مورخوں نے لکھا ہے کہ وہاں

آپ کو دفن کیا گیا تھا لیکن وہاں آپ کے مدفن کا کوئی نشان نہیں ملتا ۔ واقعہ
اس خانقاہ میں آپ کا مزار نہیں ہے اور نہ ہی اس بات کا پتہ چل سکا ہے کہ آپ
مقام پر آسودہ ہیں ۔ مولانا مفتی اظہر الدین نے اپنی بنگلہ کتاب "سلہٹ گہوارۂ اسلا
تحریر فرمایا ہے کہ حضرت سید نصیر الدین کا مقبرہ سلہٹ کے ایک مقام موار بندر می
لیکن اس کی تائید کسی اور سوانح نگاروں نے نہیں کی ۔ واضح رہے کہ یہ حضرت نصیر الد
بزرگ نہیں ہیں جن کا تذکرہ راقم الحروف نے اپنے مضمون بعنوان حضرت سید نصیر
اور ان کی اولاد" مطبوعہ الرحیم جون ۶۷ء میں کیا ہے ۔

بندر بازار کے شمال میں ایک قدیم درگاہ ہے یہاں حضرت سید ابوترابؒ
ہیں ۔ آپ بھی حضرت شاہ جلالؒ کے ساتھیوں میں سے تھے ۔ بندر بازار میں آپ کا آ
تھا ۔ یہی مقام آپ کی زندگی میں عارضی قیام گاہ اور حیاتِ ابدی میں ابدی آرا
ثابت ہوا ۔ لیکن آج بھی آپ کے مزار پُر انوار پر آپ کے زائرین کا تانتا بندھ
ہے اور آپ کے اُسوۂ حسنہ و عظمت رفتہ کی نشان دہی کرتا ہے ۔

حضرت شاہ جلالؒ کے ہمراہ جو مبلغینِ اسلام سلہٹ آئے تھے، ان میں
کے کئی اعزا و اقربا بھی تھے ۔ حضرت شاہ فارانؒ اور خواجہ نصیر الدین عرف شا
کے اسمائے گرامی قابلِ ذکر ہیں یہ دونوں حضرات بابرکات، حضرت شاہ جلالؒ
بھانجے ہوتے تھے ۔ حضرت شاہ جلالؒ کی درگاہِ مبارک سے کوئی سات میل دور
جنگلوں کی آغوش میں حضرت شاہ فارانؒ کی آخری آرامگاہ ہے ۔ حضرت خواجہ نص
عرف شاہ چٹ کا مقبرہ گورنمنٹ ہائی اسکول سلہٹ کی مسجد کے احاطے میں ہے